

ہر کام وقت پر اچھا ہوتا ہے!



تحریر: معظم جاوید بخاری

ہر کام وقت پر اچھا ہوتا ہے!

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک ندی کنارے بطخوں کا ایک جوڑا رہا کرتا تھا۔ دونوں نے اپنے رہنے کیلئے ایک چھوٹا سا گھر بنایا جو تنکوں اور جھاڑ سے بنا ہوا تھا۔ دراصل یہ گھر انہیں بنا بنایا مل گیا تھا۔ انہوں نے اسے اپنے رہنے کیلئے ٹھیک کر لیا تھا۔ دونوں میاں بیوی ہنسی خوشی زندگی بسر کر رہے تھے۔ وہ سارا دن ندی میں چونچ مارتے اور کھانے کیلئے چھوٹی چھوٹی مچھلیاں ڈھونڈ لیتے۔ جب سردیوں کا موسم آتا تو بی بطخ ہمیشہ انڈے سینچا کرتی۔ بہار میں اس کے انڈوں سے خوبصورت چوزے نکلتے اور اس کے ہمراہ خوب گھوما کرتے۔ جب گرمیوں کا موسم آتا تو یہ بچے جوان ہو کر اپنے اپنے رزق کی تلاش میں نکل جاتے۔ اور یوں دونوں میاں بیوی تنہا رہ جاتے۔ اس بار بھی جب سردیاں آئیں تو بی بطخ نے انڈے سینچنے کا منصوبہ بنایا۔ اس نے انڈوں کی جانچ کی اور خراب انڈوں کو نکال کر آٹھ عمدہ اور بہترین انڈے سینچنے کیلئے تیار کئے۔ ان دنوں میں بطخا باہر جاتا اور اپنی بیوی کیلئے خوراک تلاش کر کے لاتا۔ بی بطخ





انڈوں پر سارا دن بیٹھی رہتی اور آرام کی روٹیاں کھاتی۔ جب سردیوں کا موسم گزر گیا تو بی بی بطن نے انڈوں کا اچھی طرح سے جائزہ لیا۔ اسے معلوم ہو گیا کہ بس کچھ ہی دیر بعد چوزے انڈوں کے خول توڑ کر باہر آنے والے ہیں۔ وقت گزرا اور ایک ایک کر کے تمام انڈے ٹوٹتے گئے اور چوزے نکلتے رہے۔ جب سات چوزے نکل آئے اور آٹھواں انڈا نہ ٹوٹا تو بی بی بطن نے انتظار کیا کہ وہ بھی ٹوٹ جائے تاکہ وہ تمام بچوں کے ساتھ باہر کی فضا میں جائے۔ ایک دن گزرا مگر انڈا نہ ٹوٹا..... دوسرا دن گزرا..... تیسرا دن گزرا..... بی بی بطن نے انڈے کو ہلا جلا کر دیکھا۔ انڈا بالکل صحیح تھا اور چوزہ بھی تیار تھا مگر وہ باہر نہیں نکل رہا تھا۔ بی بی بطن پریشان ہونے لگی۔ تیسرے دن بطن وہاں چلا آیا اور اس نے کہا کہ اب بس کرو اور باہر کی ہوا کھاؤ..... بی بی بطن نے ماجر کیا تو بطن نے انڈا کو گھور کر دیکھا اور اسے ٹھونک بجا کر دیکھا۔ وہ حیرانی سے بولا۔ عجیب بات ہے، ہمارے چوزے کا انڈے سے باہر آنے کا ارادہ نہیں لگتا۔ خیر ایک دن

اور دیکھ لوکل تک یہ چوزہ نہ نکلا تو اسے چھوڑ دینا۔ بی بطخ نے اس کی ہاں میں ہاں ملائی۔ اگلے دن جب بی بطخ انڈے کو چھوڑ کر جانے والی تھی کہ انڈے میں حرکت پیدا ہونے لگی۔ بی بطخ یہ دیکھ کر پھر رُک گئی۔ انڈا ہلتا جلتا رہا مگر ٹوٹ نہ سکا۔ بی بطخ نے چوزے کی مدد کرتے ہوئے انڈے کے خول کو چپٹی چونچ سے توڑ دیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک موٹا اور بد صورت سا چوزہ اس میں باہر نکلا اور تیز روشنی دیکھ کر اس نے اپنی آنکھیں موند لیں۔ بی بطخ نے جب چوزے کی صورت دیکھی تو وہ بڑی پریشان ہوئی۔ وہ کافی عجیب اور بھدا دکھائی دیتا تھا۔ جبکہ باقی چوزے صحیح اور خوبصورت تھے۔ ان کے رنگ بھی شوخ اور چنچل تھے اور موٹے چوزے کا رنگ میلا اور مٹالا تھا۔ ایسا کیوں تھا؟ بی بطخ کو سمجھ میں نہ آیا۔ وہ دن بی بطخ نے گھر میں ہی گزارا۔ جب بطخا گھر لوٹا تو اس نے اس بھدے چوزے کو دیکھ کر بے حد برا منایا۔ وہ اسے اپنے ہمراہ نہیں رکھنا چاہتا تھا کیونکہ اسے ڈرتھا کہ اس کے ساتھی اس بھدے چوزے کی وجہ سے اس کا مذاق اڑائیں گے۔ بی بطخ نے اسے سمجھایا کہ یہ تو اللہ کی دین ہے، اگر وہ چاہتا تو سبھی بچے خوبصورت ہوتے۔ خیر بطخا خاموش ہو گیا۔ جب اگلی صبح بی بطخ اپنے بچوں کے ہمراہ باہر نکلی تو اس کی ہم جولیوں نے اسے مبارکباد دی مگر



جونہی ان کی نظر اس بھدے چوزے پر پڑیں تو وہ تاسف کا اظہار کرنے لگیں۔ بی بٹخ نے کسی کی بات پر دھیان نہیں دیا۔ بی بٹخ نے بچوں کو کھانا تلاش کرنے اور کھانے کا طریقہ سمجھایا۔ وہ جب ندی میں اتری تو تمام چوزے بلا دھڑک پانی میں کود گئے جبکہ بھدا چوزہ باہر کنارے پر کھڑا رہا۔ اسے پانی میں کودنے کی ہمت نہ پڑ رہی تھی۔ بی بٹخ نے اسے تسلی دی کہ وہ بے فکر ہو کر ندی میں اتر جائے، اسے کچھ نہیں ہوگا۔ مگر وہ چوزہ ٹس سے مس نہ ہوا۔ بی بٹخ اسے چھوڑ کر باقی چوزوں کو سمجھاتی رہی۔ بھدا چوزہ کنارے پر کھڑا یہ سب دیکھتا رہا۔ جب ایک ننھے چوزے نے ایک مچھلی پکڑی تو بھدا چوزہ بے چین سا ہو گیا۔ اسے مچھلی کھانے کی ضرورت تو محسوس ہو رہی تھی مگر وہ پانی میں اترنے سے ہچکچا رہا تھا۔ کافی دیر بے چین رہنے کے بعد بھدا چوزہ خود پر قابو نہ رکھ پایا تو آنکھیں بند کر کے ندی میں کود گیا۔ اسے یوں لگا کہ وہ ڈوب رہا ہے مگر جب وہ خود بخود ابھر کر پانی کی سطح سے اوپر آ گیا تو اسے حیرانی بھی ہوئی اور خوشی بھی۔ اس نے کئی بار غوطہ کھایا۔ یہ کھیل واقعی مزیدار تھا۔ وہ خوشی سے اپنی ماں کی طرف لپکا۔ بی بٹخ نے اسے پانی میں دیکھ کر اطمینان کی سانس لی۔ بی بٹخ نے دوسرے چوزوں کی طرح اسے بھی مچھلیاں پکڑنے کا طریقہ بتایا۔ بھدا چوزہ کافی دیر تک کوشش کرتا رہا مگر وہ ناکام رہا۔ دراصل وہ یہ کام دل لگا کر نہیں کر رہا تھا۔ ندی کے کھیل میں



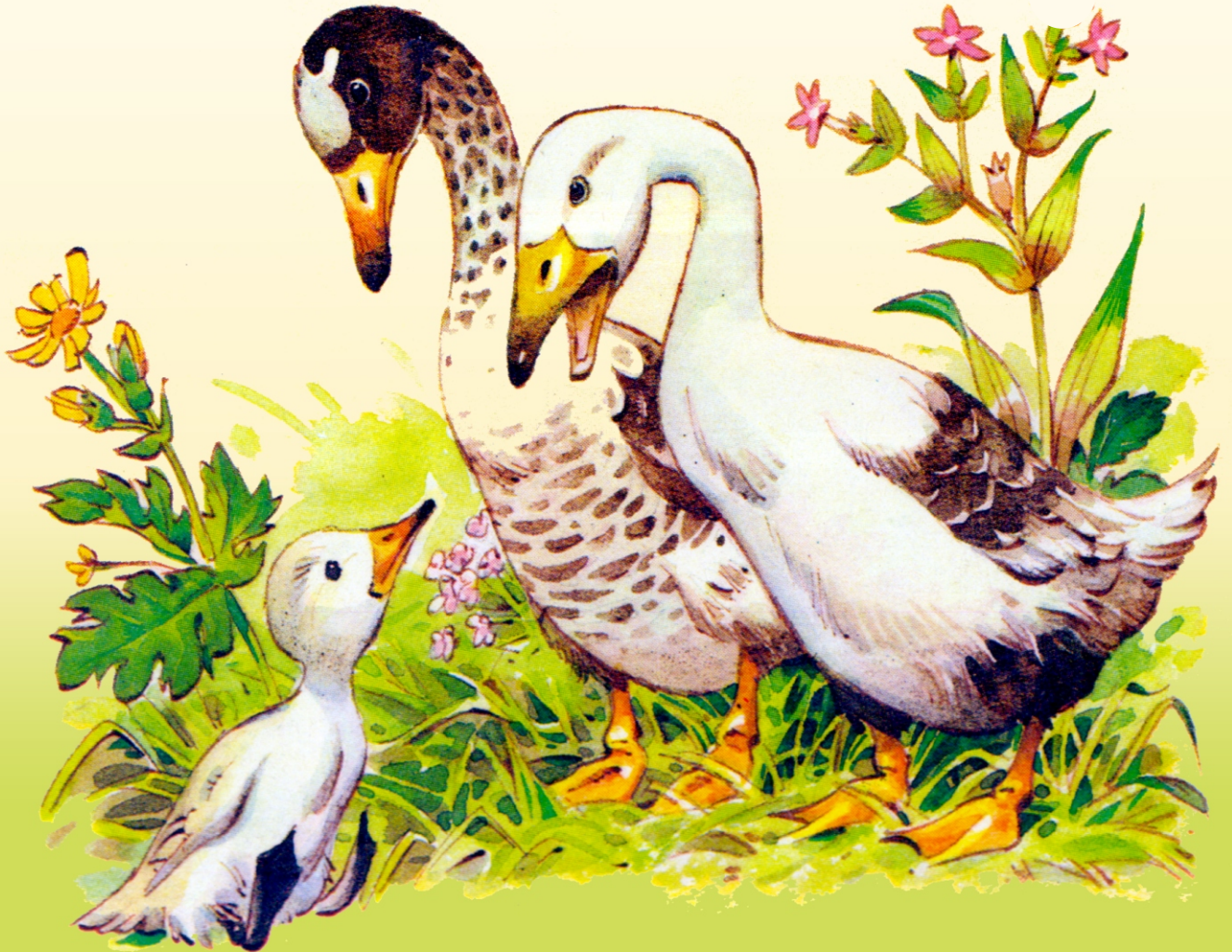
شام ہوگئی۔ باقی سب چوزوں نے کئی مچھلیاں پکڑیں اور کھائیں جبکہ بھدا چوزہ کوئی مچھلی نہ پکڑ سکا اور بھوکا رہ گیا۔ بی بطخ نے اپنے شوہر کو بتایا تو وہ اس کیلئے چند مچھلیاں پکڑ لایا جن سے اس نے پیٹ بھرا۔ بی بطخ روزانہ انہیں ساتھ لے کر ندی پر جاتی اور زندگی گزارنے کے طریقے سمجھاتی مگر بھدا چوزہ ہر کام میں سست اور کاہل الوجود ثابت ہوا۔ وہ نہ صرف شکل و صورت سے ہی بھدا نہیں تھا بلکہ اس کا دماغ میں بھوسا بھرا ہوا تھا۔ کوئی بات اس کے پلے ہی نہیں پڑتی تھی۔ وہ روزانہ بھوکا رہ جاتا تھا۔ بی بطخ اس پر خاص توجہ دیتی تھی۔ دن گزرتے چلے گئے۔ چوزوں کے نئے پر نکلنا شروع ہو گئے۔ وہ اپنے ماں باپ جیسے سفید ہو گئے جبکہ بھدا چوزہ جو قد میں ان سے بڑا تھا، میلا کچھلا ہی دکھائی دیتا تھا۔ اس کے پروں کے نکلنے کی رفتار بہت کم تھی۔ ایک دن بھدا چوزہ گھومتے گھومتے باغ میں آ نکلا۔ وہاں رنگ برنگے پھول اور پودے دیکھ کر وہ بے حد خوش ہوا۔ فضا میں تتلیاں اڑ رہی تھیں اور پرندے چہچہا رہے تھے۔ بھدے چوزے نے اچھل اچھل کر تتلیاں پکڑنے کی کوشش کی مگر وہ بری طرح ناکام رہا۔ جب وہ تھک گیا تو بیٹھ کر



اُڑتے پرندوں کو دیکھنے لگا جو اپنے کو اوپر نیچے حرکت دے کر فضا میں ادھر سے ادھر آ جا رہے تھے۔ بھدے چوزے نے سوچا۔ پروں کو یوں حرکت دینا مشکل کام نہیں۔ وہ اگر تھوڑی سی کوشش کرے تو یقیناً اُڑ سکتا ہے۔ وہ یہ جانتا تھا کہ پرندوں کا وزن بے حد ہلکا ہوتا ہے۔ ان کے مقابلے میں اس کا وزن بہت زیادہ تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اگر وہ پرندوں کی طرح اُڑنے میں کامیاب ہو گیا تو آسانی سے تتلیاں پکڑ لے گا۔ اس نے کچھ دیر سانس لے کر اپنے پروں کو پھڑپھڑانا شروع کیا۔ کافی دیر تک وہ پروں کو پھڑپھڑاتا رہا مگر وہ اُڑ نہ سکا۔ اس پر مایوسی چھانے لگی۔ وہ حسرت بھری نگاہوں نے چہچہاتے پرندوں کو دیکھتا رہا۔ اس نے دوبارہ کوشش کی۔ اس بار اس نے پوری قوت سے پر پھڑپھڑائے۔ اس کا جسم زمین سے کچھ اونچے تک اوپر اُٹھ گیا۔ یہ دیکھ کر وہ خوشی سے پھولے نہ سما یا۔ وہ کافی دیر تک کوشش کرتا رہا مگر وہ زمین سے زیادہ اوپر نہیں اُٹھ سکا۔ اس نے ہمت نہیں ہاری اور کئی دن کی کوشش کے بعد وہ دو سے تین فٹ تک ہوا میں اُڑنے میں کامیاب ہو گیا۔ ایک دن تو وہ تتلی کو پکڑتے پکڑتے رہ گیا۔ بد قسمتی سے جب وہ تتلی کو پکڑ رہا تھا وہ خود پر قابو نہ رکھ پایا اور ایک بڑے درخت کے تنے کے ساتھ جا ٹکرایا۔ پورا جسم درد سے بھر گیا۔ وہ لڑھکتا ہوا نیچے گرا تھا۔ اس نے دوبارہ اُڑنے سے ہمیشہ کیلئے توبہ کر لی۔ وقت گزرنے لگا۔ گرمیوں کی آمد تھی کہ اس کے بھائیوں نے اُڑنا بھی سیکھ لیا اور مچھلیاں پکڑنا بھی۔ وہ اب اپنی ماں کے بغیر ہی اپنا پیٹ بھر لیا کرتے تھے جبکہ بھدا چوزہ ابھی تک ماں باپ کا محتاج تھا۔ اُڑنے کے نام سے تو اس کی روح کانپ جاتی تھی۔ اس کا جسم بالکل



سفید ہو چکا تھا اور چونچ بھی خوبصورت ہو گئی تھی۔ وہ بھدا دکھائی نہیں دیتا تھا البتہ وہ نہایت سست تھا۔ اسے اس کے دوستوں اور بزرگوں نے کئی بار سمجھایا کہ وہ اب بڑا ہو گیا ہے لہذا اسے خود محنت کرنا چاہئے۔ وہ سب کی باتیں سنتا اور دوسرے کان سے اُڑا دیتا۔ اس نے کچھ کر دکھانے کا جذبہ نہیں تھا۔ وہ ماں باپ کے سہارے رہ رہ کر ان کا اس قدر عادی ہو گیا تھا کہ محنت کرنے سے اس کی جان جاتی تھی۔ جونہی گرمیوں کا موسم پھیلا تو اس کے تمام بھائی بہن گھر چھوڑ کر اپنے اپنے رزق کی تلاش میں نکل گئے۔ وہ اپنے ماں باپ کے پاس اکیلا رہ گیا۔ ایک دن بی بطن اور بطنے نے مل کر اسے سمجھایا کہ اسے اپنی زندگی خود گزارنے کی عادت ڈالنا چاہئے۔ محنت کر کے کھانا اور زندگی بسر کرنا ہی اصل نعمت ہے۔ سستی اور دوسروں پر انحصار کرنا اچھی بات نہیں۔ مگر سست بچہ کچھ سیکھ نہ پایا۔ بے کاری اور سستی کی زندگی گزارنے کے باعث اس کا قد پوری طرح بڑھ نہیں پایا اور وہ ٹھگنا ہی رہ گیا۔ وقت گزرتا رہا مگر سست بچہ پہلے سے زیادہ سست ہوتا چلا گیا۔ گرمیوں کے موسم میں شکاری بھی ادھر آ نکلتے تھے جنہیں دیکھ کر مرغابیاں اور دوسرے پرندے وہاں سے کوچ کر جاتے۔ اس موسم میں بھی شکاری آئے تو بی بطن نے کہا کہ بیٹا اب بہت دیر ہو چکی ہے میں



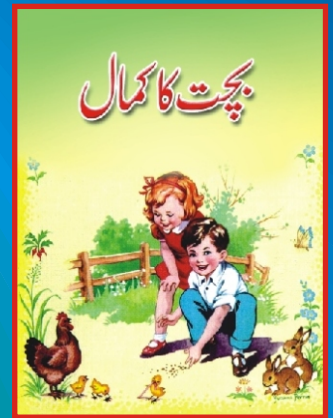
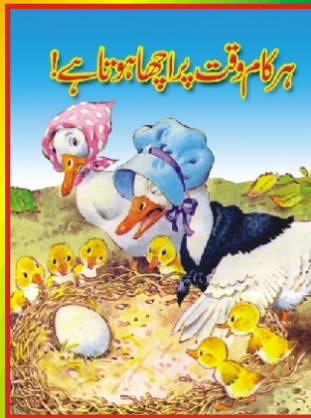
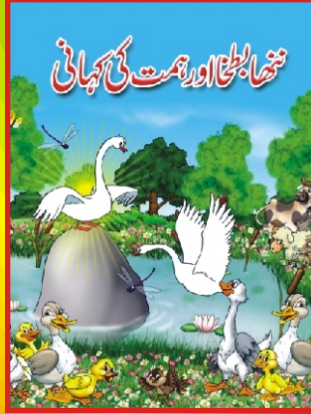
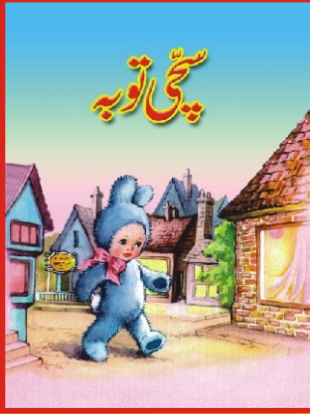
کچھ نہیں کر سکتی۔ شکاری لوگ آگئے ہیں اور ہمیں اپنی جان بچانے کیلئے یہاں سے جانا ہی پڑے گا۔ اگر تم وقت پر اڑنا سیکھ لیتے تو ہم تمہیں بھی اپنے ساتھ لے جاتے۔ سست بطن بے حد رویا مگر وقت ہاتھ سے نکل چکا تھا۔ اس کے ماں باپ اپنی اپنی جان بچانے کیلئے وہاں چلے گئے اور وہ وہاں تنہا رہ گیا۔ شکاریوں نے اپنی مہارت سے کئی پرندوں کا شکار کیا اور شکار ہونے والے جانوروں کو لانے کیلئے کتوں کو استعمال کرتے۔ سست بطن کئی دن تک شکاریوں کی نگاہوں سے بچتا بچتا رہا۔ وہ کبھی گھاس کی اوٹ میں چھپ جاتا تو کبھی درخت کی کھوہ میں۔ اسے مچھلیاں بھی پکڑنا نہیں آتی تھیں۔ اس لئے وہ بھوکا رہنے لگا۔ کمزوری اور نقاہت غلبہ پانے لگی۔ ایک دن وہ شکاریوں سے چھپ کر گھاس کی جھاڑ میں چھپا ہوا تھا کہ ایک شکاری کتے کی نظر اس پر پڑ گئی۔ اس نے پل جھپکتے ہی اسے اپنے منہ میں ڈالا اور اپنے مالک کے پاس لے آیا۔ سست بطن بے بسی سے یہ سب دیکھتا رہا۔ دیکھا بچو! اگر کوئی کام وقت پر اور پوری توجہ سے انجام نہ دیا جائے تو بعد میں بڑا نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ اگر وہ بطن محنت کرتا اور مشکل سے بہ گھبراتا تو یقیناً وہ اپنے بہن بھائیوں کے ہمراہ اطمینان کی زندگی بسر کر رہا ہوتا۔ بے کار آدمی کا ہر کوئی ساتھ



چھوڑ دیتا ہے۔



کہانیاں آپ سب کیلئے



Nexage Digital Publishing Company 2nd floor, Rajpoot Market, Urdu Bazar Lahore, Pakistan

نیکس ایج ڈیجیٹل پبلشنگ کمپنی سیکنڈ فلور راجپوت مارکیٹ، اردو بازار لاہور پاکستان